بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم

تالیف
حافظ زبیر علی زئی

مکتبۃ الحدیث

Butt

لابعینه من غیر تعین زید ولا عمرو ، وأما أن یقول قائل: إنه یجب علی العامة تقلید فلان أو فلان فهذا لایقوله مسلم"

پس جو شخص ایسا کرے وہ جاہل گمراہ ہے بلکہ بعض اوقات کافر ہوجاتا ہے۔ کیونکہ جب وہ یہ عقیدہ رکھے کہ لوگوں پر ان (چار) اماموں میں سے ایک متعین امام کی اتباع واجب ہے، دوسرے (کسی) امام کی نہیں تو یہ ضروری ہے کہ اسے توبہ کرائی جائے اگر کرلے تو بہتر ورنہ اسے قتل کردیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ عامی کے لئے زید وعمرو کے تعین کے بغیر کسی ایک غیر متعین کی تقلید[1] جائز، بہتر یا واجب ہے رہا یہ کہ اگر کوئی آدمی یہ کہے: عوام پر فلاں یا فلاں کی تقلید واجب ہے تو اس کا کوئی مسلمان قائل نہیں ہے۔ (مجموع فتاویٰ ج ۲۲ ص ۲۴۹)

شیخ الاسلام کی اس تحقیق کے سراسر برعکس دیوبندیوں کا یہ نعرہ ہے کہ

"یجب علی العامة تقلید أبي حنیفة" عوام پر ابوحنیفہ کی تقلید واجب ہے۔

محمود حسن دیوبندی نے تقلید کا وجوب ثابت کرنے کی کوشش میں قرآنِ کریم میں تحریف کردی ہے۔ محمود حسن نے لکھا ہے:

"یہی وجہ ہے کہ یہ ارشاد ہوا فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شيءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" (ایضاح الادلہ ص ۹۷ طبع ۱۳۳۰ھ مطبع قاسمی مدرسہ دیوبند باہتمام حبیب الرحمٰن)

"والی اولی الامر منکم" کے اضافے کے ساتھ یہ "آیت" پورے قرآن میں کہیں موجود نہیں ہے، یہ اضافہ محمود حسن دیوبندی نے تقلید شخصی کو واجب قرار دینے کیلئے گھڑا

....

(۱) تقلید کے بارے میں راجح قول یہی ہے کہ عامی کے لئے بھی تقلید جائز نہیں ہے۔ دیکھئے ص ۲۵ عامی پر یہ واجب ہے کہ وہ صحیح العقیدہ علماء سے قرآن وحدیث پوچھ کر اس پر عمل کرے۔ قرآن وحدیث پوچھنا اور اس پر عمل کرنا تقلید نہیں کہلاتا بلکہ اتباع واقتداء کہلاتا ہے، دیکھئے ص ۲۴